نگاہِ اوّلیں

انسان کے احساسات وخیالات کے بوسیلۂ قلم ابلاغ وترسیل کا اہم ذریعہ، آئے دن کی متعلقہ نت نئی برقی ایجادات اوروسائل کے باوجود، اب بھی طباعت ہی ہے اور شاید مزید برسہا برس انسان کی ضرورتوں اور تسکین کا باعث یہی رہے۔ اسی طرح مطالعہ وتحقیق کے حاصلات یا نتائج کے ہم تک پہنچنے کا ایک اہم وسیلہ بھی ابھی مطبوعہ کتابیں یا مجلّات وجرائد ہی ہیں۔ اگرچہ کتابیں اور مجلّے بھی، طباعت سے قطع نظر، اب برقی وسائل کے توسط سے قارئین تک پہنچ رہے ہیں لیکن ابھی اُن سے رجوع اور استفادہ عام نہیں ہے۔ ساری علمی دنیا میں، ایک جزوی حیثیت میں اور ایک اختصار پر مبنی مطالعات و تحقیقات، زیادہ تر مقالات کی صورت میں مجلوں اور رسائل کے توسط سے عام ہوتی ہیں۔ مغرب کی ترقی یافتہ علمی دنیا میں مجلوں کے وسیلے سے مطالعات وتحقیقات کے عام ہونے کا سلسلہ اٹھارویں صدی کے نصف آخر سے شروع ہوا ہے جس کی روایت یہاں جنوبی ایشیا میں بھی اٹھارویں صدی کے ربع آخر میں انگریزی زبان میں شروع ہوئی اور اردو زبان میں عمومی نوعیت کے رسائل، جریدوں اور گلدستوں سے قطع نظر، کسی مجلّے کی اشاعت کا آغاز انیسویں صدی کی ساتویں دہائی میں سید احمد خاں کی روشن خیالی کے سبب ان کی علمی وتعلیمی تحریک کے ایک اہم وسیلے کے طور پر ''اخبار سائنٹفک سوسائٹی'' سے ہوا۔ پھر اسی تحریک سے فیض یافتگان میں سے متعدد اہل قلم کے متنوع رسالوں کی ایک لمبی قطار اور ''مخزن''، ''دلگداز'' اور ''زمانہ'' سے قطع نظر مولوی عبدالحق نے ''اردو''، شمس اللہ قادری نے ''تاریخ''، اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے ''عبرت''، سید سلیمان ندوی نے ''معارف'' کو عام نوعیت کے رسائل سے خاصے مختلف ''مجلوں'' کی صورت دی اور اردو زبان کو ایسے وسیلوں سے قریب کیا جو معیاری اور وقیع تحقیقی مقالات اور مطالعات کے سرمایے سے باثروت ہونے لگے۔

جامعات کے مجلوں کی یہاں عمدہ مثالیں ابتداء میں سرکاری جامعات، بشمل کلکتہ، بمبئی اور الہ آباد سے شائع ہونے والے انگریزی مجلّے تھے، تا آں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ''علی گڑھ میگزین''، جامعہ عثمانیہ نے ''مجلہ عثمانیہ'' اور ''اورینٹل کالج لاہور نے ''اورینٹل کالج میگزین'' کی صورت میں اردو میں وقیع مجلّاتی روایت کے آغاز وفروغ میں اہم خدمات انجام دیں، جب کہ موخر الذکر نے ایک بہتر ومعیاری 'جرنل' کا نمونہ پیش کیا۔ اب اردو مجلوں کی اشاعت کی روایت کا یہ سلسلہ عام ہے اور بل کہ اب شاذ ہی کوئی سرکاری اور بڑی جامعہ ایسی ہو جہاں سے کوئی مجلہ شائع نہ ہوتا ہو۔ جامعات میں تو اب علمی سرپرستی کے رسمی اداروں کی جانب سے جامعات اور ان سے منسلک اساتذہ اور تحقیقی اداروں پر یہ لازم ہے کہ وہ تحقیقی منصوبے انجام دیں اور اپنی تحصیلات کو مقالات کی صورت میں مجلوں میں بھی شائع کریں، جن کے معیار کا تعین ان

شرائط پر استوار رہے جو جامعات کی مرکزی نگران و سرپرست علمی مجلس نے طے کیے ہوں۔ اس فضا میں یقیناً مطالعات اور تحقیقات کو خاصا فروغ حاصل ہوا ہے اور یہ سلسلہ روز افزوں بھی ہے۔

لیکن اس فروغ کا سبب صرف جامعاتی منصوبوں اور مجلوں ہی کا رہین منت نہیں ہے، متعدد محققین اور مصنفین نے، جو کسی جامعہ سے شاید منسلک نہ رہے ہوں، انھوں نے نہایت وقیع اور قابل رشک مطالعاتی اور تحقیقاتی منصوبے پیش کر کے علمی دنیا سے عزت و ناموری حاصل کی ہے اور اسی طرح بعض مجلّے بھی، جو کسی جامعہ سے شائع نہیں ہوتے، اپنی پوری روایت میں عمدہ مطالعاتی و تحقیقاتی مقالات شائع کرنے کی ایک مثال رہے ہیں۔ جب کہ جامعات سے شائع ہونے والے مجلّے سب ہی معیاری اور وقیع بھی نہیں کہے جا سکتے، اور تحقیق اور معیار کے نام پر سقیم اور مجہول تحریریں شائع کر کے، کئی وجوہات ہیں جن کے سبب، انھیں تحقیقی مقالہ قرار دینے سے بھی گریز نہیں کرتے!

ایسی فضا میں زیر نظر مجلہ: "تحصیل"، جو کسی جامعہ سے منسلک نہیں لیکن ایک نجی علمی و مطالعاتی ادارے سے وابستہ ضرور ہے، ایک ایسی کوشش ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور ایک عزم و ارادے کے ساتھ مجلّات کی روایت میں اپنا ایک ایسا کردار ادا کرنے کا خواہاں ہے کہ اس کے توسط سے علمی دنیا، معاشرتی علوم و موضوعات کے دائرے میں رہتے ہوئے، وہ معیاری مطالعات اور تحقیقات پیش کر سکے جو اس کے مقالہ نگاروں کی سنجیدہ کاوش و جستجو اور محنت و لگن کا حاصل ہوں۔

زیر نظر شمارہ اگرچہ اس مجلّے کا اولین نمونہ ہے لیکن اس میں شامل مقالہ نگاروں نے اس مجلّے اور اس کی مجلس ادارت پر جو اعتماد کیا ہے اور اپنے لائق تعریف مقالات سے اس میں شمولیت اختیار کی ہے، مجلس ادارت اس توجہ اور عنایت پر ان سب مقالہ نگاروں کی ممنون ہے اور ساتھ ہی مجلس مشاورت کے فاضل اراکین کی بھی شکر گزار ہے جنھوں نے اس مجلّے کی ترتیب و اشاعت کے متعلقہ جملہ امور میں اپنی فضیلتوں، کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے اپنی ہر طرح معاونت پیش کی ہے۔ امید کہ تعاون اور حوصلہ افزائی کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

"تحصیل" میں ایک "گوشۂ نوادر"، اردو اور انگریزی دونوں حصوں میں، شامل کرنے کا ارادہ ہے اور اسی شمارے سے اس سلسلے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ ہر شمارے میں ان گوشوں میں وہ نادر و نایاب متون اور مآخذ پیش کرتے رہیں جو عام رسائی میں نہیں لیکن محققین اور نوادرات کے دل دادہ اہل قلم کی علمی ضرورتوں میں ان کے لیے مفید و معاون ثابت ہوں گے۔

"تحصیل" کے لیے مقالات و مطالعات کے ضمن میں ہماری خواہش رہے گی کہ یہ بالعموم نئے اور اچھوتے موضوعات پر مبنی ہوں اور ان میں دریافت و انکشاف اور تجزیات و نکتہ رسی کے عناصر بھی شامل رہیں۔ دیگر گوشوں میں 'تبصراتی مقالات' اور 'وفیات' کا اہتمام بھی رہے گا اور ساتھ ہی 'استدراک' جیسے عنوانات بھی شامل ہوتے رہیں گے تا کہ 'تحصیل' میں شائع شدہ مطالعات و تحقیقات کی عند الضرورت تصحیح یا تنقیح و ترمیم بھی اہل علم کی جانب سے ہوتی رہے۔

مدیران